Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۴ رمضان ۱۳۹۸ھ ۲۰ ظہور ۱۳۵۷ہش ۲۰ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۹۰

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ ہی بیکسوں کی دعائیں سنتا اور انکی تکالیف دور کرتا ہے

سجدے کی حالت میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تاکید

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (بنی اسرائیل: ۱۱۱)

ترجمہ:- تُو (انہیں) کہہ کہ خواہ تم (خدا تعالیٰ کو) اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر)، جو (نام لے کر) بھی تم (اسے) پکارو (پکار سکتے ہیں) کیونکہ تمام (بہتر سے بہتر) صفات اسی کی ہیں۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل: ۶۳)

ترجمہ:- (بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اسکی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ (مسلم)

ترجمہ:- انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اِس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اسکی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے اُن سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اِس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اُس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷، صفحہ ۲۷۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آمدہ تازہ اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ علیٰ ذٰلک

ربوہ ۲۰ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے پیرس سے مرسلہ حسب ذیل کیبل گرام موصول ہوا ہے:-

"پیرس ۱۸ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور ۱۹ اگست کی صبح کو یہاں سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر اور سر درد کی تکلیف میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) اسلام آباد میں گُردوں میں درد کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ۔

محترم شیخ عبد القادر صاحب (محقق) انگلستان سے واپس آنے کے بعد گذشتہ پندرہ دن سے متواتر بعارضہ بخار بیمار ہیں انہیں بندش پیشاب اور پیٹ درد کی بھی تکلیف ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور (کمرہ نمبر ۱۶) میں داخل ہوئے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین ۔

(مرزا عزیز احمد - ۲۴ ذبیر سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

معلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی شاہ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۲۰ ظہور ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آنے کی راہ!

خدائی جماعتیں حق کی علمبردار اور اُسے دنیا میں پھیلانے کی ذمّہ دار ہونے کے باعث دنیوی نقطۂ نگاہ سے گوناگوں خطرات میں گھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ان خطرات کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں لے آئیں یعنی اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اور تائید و نصرت انہیں میسر آجائے۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی پناہ میں لے لے اور خود ان کی سپر بن جائے۔

اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ خدائی جماعت کے افراد متاع الحیٰوۃ الدنیا کو اہمیت نہ دیں بلکہ دین اور اس کی سربلندی کی خاطر اسے قربان کرنے کے لئے ہردم تیار رہیں۔ دین کی خاطر دنیا کو قربان کرنے میں دُکھ اُٹھانا اور سختیاں جھیلنا ناگزیر ہوتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر ہر دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہوجاتا ہے اور اس راہ میں قدم اٹھانے کے بعد پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو کر اُس کی پناہ میں آجاتا ہے تو کوئی اسے گزند پہنچانے اور اسے اس کے مقصد میں ناکام کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو باربار یہی نصیحت فرمائی ہے کہ وہ دنیا سے دل نہ لگائیں بلکہ دین کی خاطر دنیا کو قربان کرکے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں لے آئیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ پیارے بچّے کی طرح انہیں اپنی گود میں لے لے گا اور وہ کمزور اور ناطاقت ہونے کے باوجود ہر خطرہ سے محفوظ ہوجائیں گے۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ خود انہیں پروان چڑھاتا اور ان کی کمزوری ناطاقتی کو زور اور قوّت میں بدلتا چلا جائے گا۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہوجائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبّت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ نہ ہونا بلکہ انہیں قربان کرکے خدا کی رضا کی خاطر اپنی رضا کو چھوڑنا یعنی اپنی لذات، اپنی عزّت، اپنا مال اور اپنی جان چھوڑ کر خدا کی راہ میں تلخیاں اٹھانا وہ راہ ہے جس پر چل کر خدائی جماعت کے افراد پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں جا بیٹھتے ہیں۔ خدا کی گود میں جاکر وہ گویا دارالامان میں آجاتے ہیں۔ اُس وقت خدا تعالیٰ انہیں دُکھ دینے اور آزار پہنچانے والوں کو مخاطب کرتا ہے اور سے

کہتا ہے "یہ تو بندۂ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے"

اس حصارِ عافیت اور دارالامان میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خدائی جماعت کے افراد دنیا کی محبّت کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ دنیا سے دل برداشتہ رہ کر اپنے دینی فرائض کما حقہٗ بجالائیں۔ اس اخلاص سے وہ دینی فرائض بجالانے میں منہمک ہوں کہ دنیا کی ملونی کا شائبہ بھی اس میں نہ ہو کیونکہ جس عمل میں دنیا کی خفیف سی ملونی بھی ہو وہ ضائع ہوجاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعمال کو دنیا کی ملونی سے بکلّی پاک رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہوجاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مرجاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہوجاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہوجائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہوجاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہوجاؤ گے۔"

(الوصیت)

ماہِ صیام

۱۔ ماہِ صیام آیا، ماہِ صیام آیا
دیدارِ دلربا کا رنگیں پیام آیا

۲۔ افلاک سے فرشتے رحمت زمیں پہ لائے
سجدہ گزارِ شب کو شب بھر سلام آیا

۳۔ بندوں نے بندگی کا سوز و سرور پایا
کیفِ سجود آیا، لطفِ قیام آیا

۴۔ حسنِ ازل نے کھولا انوار کا دریچہ
عرشِ بریں سے کوئی بالائے بام آیا

۵۔ آبِ خنک رواں ہے رحمت کا سائباں ہے
صحرائے زندگی میں ایسا مقام آیا

۶۔ جس سے سرورِ حق ہے جس سے حضورِ حق ہے
اُس مے کا جام آیا، اُس مے کا جام آیا

۷۔ غرفے سے نیم شب کے حسنِ ازل نے جھانکا
افلاک سے زمیں پر نورِ تمام آیا

۸۔ کس کیف کی سحر ہے، کیا جذب کیا اثر ہے
بے ساختہ زباں پر اللہ کا نام آیا

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا ایک اہم تقاضا

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید جاری کرتے ہوئے اس کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہمارے پاس مبلغین کا ایک گروہ جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"

(خطبہ جمعہ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۴ء)

اس کے ساتھ ہی آپ نے اس تحریک کے تحت ایک سال نہیں دس سالہ مالی جہاد کا اعلان فرمایا۔ پھر جماعت کے افراد نے اپنی نیک فطرت کے مطابق اس جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ خدائی تحریک تھی ہمارے پیارے محمود رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا جس کے سامنے کیوں اور کیسے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جماعت نے والہانہ طور پر لبیک کہا اور آپ کی مبارک زندگی میں ہر سال پہلے سے زیادہ بڑھ کر قربانی پیش کرتی رہی (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جہاں جماعت پر اور بہت احسان ہیں ان میں یہ بھی ایک احسان ہے کہ آپ نے حضرت مصلح موعود کی محبت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے اس تحریک کو جاری رکھا اور عاشقان محمود ہر سال گزشتہ سالوں سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔)

خوشی کے موقع پر بھی اور اس وقت بھی جب ہم رنج و غم کے بادل چھائے ہوئے تھے اس وقت بھی جب سختیاں کھیل رہے تھے محمود کے عشاق قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ۱۹۷۴ء میں جبکہ دنیا پر جماعت کی حالت کمزور ہو چکی تھی اس وقت خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے لاعلم لوگ اس امید میں تھے کہ یہ لوگ کاسہ لے کر ہمارے پاس آئیں گے مگر اس غیور اور اولوالعزم جماعت، خدا تعالیٰ کے فضلوں پر نظر رکھنے والی اور ذات باری کا سہارا ڈھونڈنے والی جماعت نے اسی کے فضل سے ۷۵-۱۹۷۴ء کے تحریک جدید کے مالی سال میں امید سے بڑھ کر مالی قربانی پیش کی اور مسلسل ہر سال بڑھ کر پیش کر رہی ہے۔ ہمیں مصلح موعود نے یہی سبق دیا تھا کہ

"منزل عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھو تو آگے قدم بڑھاتے جاؤ"

ان کے لئے جو اس تحریک میں مسلسل حصہ لے رہے ہیں اور ان کے لئے بھی جو اس میں نئے نئے شامل ہو رہے ہیں اور ان کے لئے بھی جو اس میں حصہ لینے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ ان کی یاد دہانی کے لئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

"ہر احمدی بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے مبلغین کو جو اس تحریک کے ماتحت باہر بھیجے گئے ہیں ہر ممکن مدد کرے وہ مدد اس طرح ہو سکتی ہے کہ تحریک جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے تاکہ ان مبلغین کے لئے اسلامی لٹریچر اور ان کے دوروں اور میٹنگز وغیرہ کے اخراجات مہیا کئے جا سکیں"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء)

آج ہمیں جماعت کے اسی پودہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جن سے پانچوں وقت "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہ قربانی دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دوسرے اسلامی لٹریچر کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کی تصویر ابھر رہی ہے۔ اسی تحریک کی مالی مدد کا نتیجہ ہے کہ یہودیت اور عیسائیت کی دنیا میں زلزلہ آیا۔ الٰہی قربانیوں کے ذریعے جماعت احمدیہ اپنے محبوب فضل عمر رضی اللہ عنہ سے عملی رنگ میں اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے چندہ کی مدد سے جماعت نے مختلف ممالک میں مبلغ بھیجے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود کے زیر تربیت علوم ظاہری و باطنی کے ذریعہ مختلف ممالک میں خدا تعالیٰ کا نام بلند کیا۔ جن کی مساعی سے آج لاکھوں انسان حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح و شام درود بھیج رہے ہیں یہی پیارے وجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور مسیح محمدی کے خلفاء کی برکتوں اور دعاؤں کے زیر سایہ یہودیت، عیسائیت اور دیگر مذاہب کے عقائد کا بطلان کر رہے ہیں۔ یہی مبلغین (خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین) پیار و محبت سے دل جیت رہے ہیں۔ ان ہی مبلغین کی تبلیغ سے اسلام کا نور منکرین پر ظاہر ہوا۔ ان ہی کی کوششوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت نے مسیح کی زندگی کے متعلق سوچا اور تحقیق شروع کی جس کے نتیجہ میں "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے متعلق لندن میں بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ ہمارے پیارے امام ناصر دین ایدہ اللہ نے اس کانفرنس میں کیسے ٹھوس دلائل دیئے۔ اس کے اثرات کیا تھے؟ یہودیت اور عیسائیت کو کس طرح جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کانفرنس کے نتائج ہیں جو خاموش زبان سے پکار رہے ہیں کہ اے حضرت مسیح موعود کی جماعت! فرزانو! اس بات کو جانو کہ نئے مبلغین تیار کئے جائیں، ہر ملک میں مزید مشن کھولے جائیں مسیح کی زندگی کے متعلق اس کثرت سے لٹریچر شائع کیا جائے کہ کوئی عیسائی اور یہودی اس سے محروم نہ رہے۔ دنیا کی آنکھیں اس وقت تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں رحم کی ایک خدائی جماعت ہو۔ یہودیت اور عیسائیت کے غلط عقائد کی وجہ سے مظلوم انسان کے حلق کو دبائے بیٹھے ہیں۔ اٹھو! ان کو اسلام کا روحانی شربت پلاؤ تاکہ ان کے حلق طراوت محسوس کریں۔ اٹھو! ان کو خدا تعالیٰ کے نور سے بھر دو۔ اس نور سے خدا تعالیٰ کے منکرین پر اجالا کر دو۔ اسی نور سے بت پرستوں کو ضیاء بخشو۔ اسی نور سے مسیحی دنیا میں گھٹا ٹوپ اندھیرے کو منور کر دو۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے بچے جو مرکز احمدیت سے ہزاروں میل دور ہیں جو مسیح موعود اور خلفاء کے نزدیک رہ کر تربیت نہ پا سکے۔ جنہوں نے سنا اور ایمان لے آئے اگر ان کا ایمان اس حق الیقین پر قائم ہے۔

"یا ابن آدم۔ المال مالی
والجنۃ جنتی۔ وانتم
عبادی۔ یا عبادی اشتروا
جنتی بمالی"

تو ہم جو مرکز کے نزدیک رہتے ہیں جنہوں نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا۔ جن کی خلفاء کے زیر سایہ تربیت ہوئی۔ کیا ہم اس یقین سے عاری ہیں کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کا عبد بنے اور اس کے دیئے ہوئے مال کو اسی کی راہ میں خرچ کرے تو وہ یقیناً جنت کا وارث بن سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ جبکہ ہم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ ہم نے اس کی راہ میں ایک پیسہ دیا اس نے ہماری جھولیاں روپوں سے بھر دیں۔ ہمارا اس کی راہ میں ایک فرد شہید ہوا اس نے ہمیں ہزاروں سعید روحیں عطا کیں۔ ہم نے مصلح موعود کا عہد خلافت پایا اور ہم نے دیکھا کہ وہ مبارک وجود ہر لمحہ جماعت کی بہتری کے لئے متفکر رہتا۔ اس نے ہر لمحہ ہمارے لئے دعائیں کیں۔ صبح بھی شام بھی۔ دن کو بھی اور رات کو بھی۔ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۳ء کے روح فرسا الم میں ہم نے اسے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے دیکھا۔ اسے ایک ہی تڑپ تھی کہ میرے مسیح کے ماننے والے اس میں رہیں ان کے قدم ڈگمگا نہ جائیں۔ ان کی قربانیاں خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنے ایمانوں پر قائم رہے۔ ہمارے قدم ایسے مضبوط رہے کہ ہم ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں ہٹے بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے رہے۔ جماعت سے اتنی محبت کرنے والے کا بھی کچھ تقاضا تھا کہ ہم بھی اس سے محبت کریں۔ اس کی ایک ہی آواز پہچانا گئے ہوتے آنکھیں بند ہو کر بھی اس کی ہر آواز پر لبیک کہا۔ اس نے ایک قدم بڑھانے کو کہا۔ ہم دو قدم چلے۔ اگر اس نے چند پیسے خدا کی راہ میں قربان کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہے ہوئے مانگے ہم نے جو جانیں پھر کر پیش کر دے ہیں
خدائی جماعتوں کی یہی تو صفت ہوتی ہے
شمع مصلح موعود کے پروانو یاد رکھو
آنے والی ذمہ داریاں کو ادا کرنے کے لئے ہمیں
مزید قربانیاں دینی ہوں گی۔ ہمیں ہمارے
محمود نے آج پھر عہد یاد دلا رہا ہو گا کہ
"اے خدا تعالیٰ کے پیارے! اگرچہ
تو اس وقت ہماری نظروں کے سامنے نہیں
لیکن تیرے کام ہمارے سامنے ہیں ہم تیری
آواز تو نہیں سن سکتے لیکن تیری درد میں
ڈوبی ہوئی دعائیں جو تو نے ہمارے لئے
مانگیں۔ ہم ان کو قبول ہوتا دیکھ رہے ہیں
تیرا وعدہ جو تو نے حضرت مسیح موعودؑ کی
وفات پر سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا ہم نے
اسے تیری زندگی میں ہی پورا ہوتے دیکھا
اور آج ہم پھر عہد کرتے ہیں کہ تیری جاری
کردہ "تحریک جدید" قائم رکھیں گے (انشاء
اللہ تعالیٰ) ہم مالی قربانیاں پیش کریں گے
اور بڑھ چڑھ کر پیش کریں گے"

اس عہد کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی مالی
قربانیوں کا جائزہ لینا ہوگا۔ تحریک جدید
کے موجودہ مالی سال کی تین سہ ماہیاں گزر
چکی ہیں کیا ہم نے مطلوبہ رقم ادا کر دی ہے
اگر نہیں تو کیا ہم کوشش کر رہے ہیں کہ
بروقت ادائیگی ہو جائے۔ کیا ہم نے ابھی
سے تحریک جدید کے آئندہ مالی سال کے لئے
یہ سوچ لیا ہے کہ وقت کے تقاضے کے
مطابق ہم زیادہ سے زیادہ کتنی مالی قربانی
پیش کر سکتے ہیں۔ کیا ہم نے اپنی نسل کی
اس رنگ میں تربیت کی ہے کہ وہ بھی دین
کو دنیا پر مقدم رکھ سکے۔

ابھی تک ہم دھیرے دھیرے چل رہے
تھے۔ اب ہمارے قدم تیز ہو جانے چاہئیں
ناصر دین ایدہ اللہ کے مندرجہ ذیل ارشادات
ہمارے دل و دماغ میں سرایت کر جانے
چاہئیں کہ:۔

(۱) "ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم آرام کریں اور سمجھیں کہ جو کام ہم نے کرنا تھا وہ کر لیا ہے۔ ابھی بڑی لمبی منزلوں کو خدا اور خدا کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیاں دیتے ہوئے اور بھی کئی میدانوں میں ہمیں ادیان باطلہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ دلائل کے ساتھ بھی اور آسمانی نشانوں کے ساتھ بھی اور قبولیت دعا کے ساتھ بھی۔"

لندن کانفرنس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

یہ سمجھنا کہ جون کی ۸ تاریخ ہمارے لئے سو جانے کا دن تھا صحیح نہیں۔ وہ ہمارے لئے سو جانے کا دن نہیں تھا ۸/۹ جون کو ہمارا کام تو ختم نہیں ہو گیا تھا وہ تاریخ کہ پھر ہمارے لئے بیداری کا دن ہے۔ آرام کا دن نہیں تھا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے سکھ اور آرام اور چین کا دن وہ دن ہوگا جب دنیا کی زیادہ آبادی اکثریت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں گے اور دنیا کے ہر گھر پر توحید کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا پس تم دعائیں کرو اور اپنے مقام کو پہچانو اور جو ذمہ داریاں ہیں ان کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے دن گزارو اور عاجزی سے خدا سے یہ دعا کرو کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور جتنی بھی قربانیاں ہیں ان میں بے شمار گنا زیادہ برکت ڈال دے تاکہ ہم کامیابی کا دن دیکھنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ مسجد فضل لندن مورخہ ۹ جون ۷۸ء۔ مطبوعہ الفضل ۷ جولائی ۱۹۷۸ء)

آئیں ہم بھی پیارے محمودؓ کی دعا میں شریک ہوں کہ اے خدا!

"دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر
اسلام کے سر سے ٹلیں دور بلائیں
پھر ناف میں دنیا کی گڑا گاڑیں نیزہ
پھر پرچم اسلام کو عالم میں اڑائیں"

(آمین!)

o

میری والدہ محترمہ

محترمہ سلیمہ میاں صاحبہ بنت مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم

یوں الیہا مقدر تھی وہ جو ۱۷ مارچ ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب ہم سے جدا ہو گئیں۔ آپ کی زندگی اسلام و احمدیت کا جیتا جاگتا نمونہ تھی مرحومہ سراپا وہ بزرگ اور نافع وجود تھیں جو آہستہ آہستہ ہمیں داغ مفارقت دے رہے ہیں جنہوں نے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کا قرب حاصل کیا اور جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس عرفان کے ہمیشہ رہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت اسلام، خدمت احمدیت اور حق و صداقت کی سربلندی کی خاطر بسر کیں۔

میری والدہ محترمہ حمیدہ خانم صاحبہ ہدو یالہ ضلع گجرات کے مغل برلاس خاندان کے جو پہلے احمدی محترم مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں اوائل عمر سے ہی آپ کی عادات نیک خصلت کی آئینہ دار تھیں۔ قدرت نے بڑا فیاضی سے آپ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا اس زمانہ میں جبکہ تعلیم کا رواج بالکل نہ تھا بلکہ لڑکیوں کو پڑھانا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ نانا جان مرحوم نے انہیں قرآن پاک کے ساتھ ساتھ لکھنا پڑھنا بھی سکھایا تاکہ دینی کتب کا مطالعہ کر سکیں۔ اکثر فرمایا کرتیں کہ والدین کا یہ بہت بڑا احسان ہے بعد میں یہ ذوق ترقی کرتا چلا گیا۔ حالت یہ ہو گئی تھی قرآن کریم کا اکثر حصہ ازبر تھا دینی لگاؤ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت یہی فرماتیں کہ بچو دینی باتوں کے احکامات پر ہو دین ہی کی باتیں ہوں نمازوں کی پابندی کی ہر ایک کو تاکید کرتیں۔ دینی مسائل اور روزنامہ الفضل کی شیدائی تھیں۔ چند دن بیماری کی وجہ سے نہ پڑھ سکتیں تو بہت تاکید ہوتی کہ ان پرچوں کو الگ جمع کر رکھنا کوئی پرچہ ادھر ادھر نہ ہو جائے۔

اپنی عمر عزیز کا ایک طویل عرصہ یعنی سترہ سال لجنہ اماء اللہ کوئٹہ میں صدر کی حیثیت سے کام کیا۔ ابتدائی دور میں یعنی ۱۹۳۱ء میں بڑی مستعدی اور جانفشانی سے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد میں ابتدائی اینٹیں لگائیں۔ وہ ایک مثالی ماں تھیں انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کی کہ ہر ایک دین کا خادم، احمدیت کا فدائی اور بہترین اخلاق کا مالک ہو۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرزا منور بیگ کوئٹہ۔ مرزا مبارک بیگ۔ مرزا منیر بیگ برلاس راولپنڈی اور مرزا اسلم بیگ (جنہیں حج کی سعادت حاصل ہوئی اور دیار حبیب میں ۱۳ سال شام و سحر بسر کرنے کی توفیق ملی) الحمدللہ مرزا امین بیگ جو بہترین سرجن ہیں بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں

تبلیغ کا جوش اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے حد محبت تھی حضرت مسیح موعودؑ سے تو قلبی تعلق تھا۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر کوئٹہ سے طویل سفر طے کر کے ربوہ پہنچتیں اور بزرگوں سے ملاقات کا شرف حاصل کرتیں۔ اپنی اوائل عمر ہی سے دین کے ساتھ گہرا لگاؤ تھا۔ اپنی عمر کا ایک طویل عرصہ ۱۹۳۳ء تا ۱۹۴۸ء گلگت میں رہیں شوہر کے ساتھ اپنے وطن سے دور عزیز و اقارب سے دور گزارا۔

ہر وقت ذکر الٰہی کو اپنی زندگی کا شعار رکھا ہر موقعہ اور ہر حال میں اپنے آپ کو دعا میں ہی لگائے رکھا۔ توکل علی اللہ پر ہمیشہ کاربند رہیں نہایت صابر و شاکر اور راضی برضا رہنے والی تھیں۔ آپ عزیز بیٹی امۃ القیوم مرحومہ اہلیہ مرزا مختار الدین راولپنڈی کی جوانی میں وفات پر نہایت صبر کا مظاہرہ کیا کبھی زبان پر کوئی ایسا لفظ نہ لائیں جس سے بے صبری ظاہر ہو مقامات مقدسہ کو دیکھنے اور دیار حبیب کی زیارت کی تڑپ ہمیشہ آپ کو بیقرار رکھتی اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد فوراً حج کے لئے مکہ معظمہ گئیں اور بیت اللہ پانچ ماہ وہاں رہ کر مدینہ منورہ کو بھی دیکھا۔

والدہ مرحومہ بہت نیک زندگی گزار کر اپنے آسمانی آقا کے حضور بے حد عبادت کرنے والی تھیں۔ نماز بہت سنوار کر نہایت رقت و سوز سے ادا کرتیں۔ چندوں کی ادائیگی بڑی کمال مستعدی سے کرتیں۔ تحریکات میں حصہ لینا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ چھ ماہ قبل سخت علیل ہو گئیں تو اکثر فرماتیں۔ میں نے اپنے مولا سے کچھ اور مہلت مانگی ہے تاکہ زیادہ استغفار کر سکوں اور مجھے کامل امید ہے کہ وہ اکرم خدا میری اس خواہش کو پورا کرے گا۔ سو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں ہی اکثر کی

* آرام گاہ میں پہنچ کر ابدی نیند سو گئیں۔ ان سطور کے ذریعہ میں اپنے احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کی دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ ہمارے سمیع و بصیر آقا! تو انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دیجیو اور جس طرح دنیا میں تو نے ہماری امی جان پر ہمیشہ اپنے خاص انعام نازل فرمائے اسی طرح اگلے جہان میں بھی اپنے مقربین کے زمرہ میں شامل کیجیو۔ اور ہم سب ان دعاؤں سے حصہ پاتے رہیں جو آپ دن رات فلاح دین و دنیا کے لئے فرماتی رہیں۔

آمین یا رب العالمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۱۔ مکرم تمید احمد صاحب حمید ایجنسی	گولبازار ربوہ	۳۱۔۰۰
۲۔ " نصیر احمد صاحب سیالکوٹی نصرت کلاتھ	" "	۱۳۔۰۰
۳۔ " ڈاکٹر راجہ مرزا خان صاحب نیر میڈیکل ہال	" "	۱۳۔۰۰
۴۔ " سراج دین صاحب عوامی کلاتھ سٹور	" "	۲۲۔۰۰
۵۔ " منظور احمد صاحب پالی ہیر ڈریسر	" "	۱۷۔۰۰
۶۔ " سید نعیم احمد شاہ صاحب شاہ میڈیکو	" "	۱۰۷۔۰۰
۷۔ " محمود احمد صاحب نیو کراچی کلاتھ سٹور	" "	۲۷۔۰۰
۸۔ " مبارک احمد صاحب ٹیلر	" "	۱۰۔۰۰
۹۔ " غلام باری صاحب سبزی فروش	" "	۳۷۔۰۰
۱۰۔ " عبدالجبار صاحب	" "	۱۲۔۰۰
۱۱۔ " نعمت علی صاحب	" "	۱۶۔۰۰
۱۲۔ " محمد شریف صاحب گوشت مرغ فروش	" "	۱۰۔۰۰
۱۳۔ " گلزار احمد صاحب پھل فروش	" "	۱۰۔۰۰
۱۴۔ " خواجہ عبدالرشید صاحب	" "	۱۰۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعاہائے مغفرت

۱۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب ابن چوہدری فتح محمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی ۲۰ جولائی ۱۹۷۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ دینی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور اس کے بعد اپنے گاؤں میں زمینداری کرنے لگے۔ یہاں کی مشہور فیملی بٹ سندھو سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ ہمیشہ مالی و دینی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سنہ ۱۹۵۰ء، ۱۹۵۱ء میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد رہے۔ مقامی طور پر جلسوں کے انعقاد کا بے حد شوق رکھتے تھے اور اکثر و بیشتر مرکز سے مبلغین کو بلاتے رہتے تھے۔ آپ خود بھی ایک قابل مبلغ تھے۔

سنہ ۱۹۴۸ء میں فرقان بٹالین میں شامل ہو کر کشمیر کے محاذ پر داد شجاعت دی۔ آپ نہایت حوصلہ مند، معاملہ فہم اور زیرک انسان تھے۔ آپ نہ صرف اپنے حلقہ کی جماعتوں میں مقبول تھے بلکہ علاقہ بھر کے غیر از جماعت دوستوں میں بھی بڑی قدر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کے جنازہ میں علاقہ کی جماعتوں کے علاوہ سینکڑوں غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی اور مقامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

آپ کی عمر وفات کے وقت ۵۵ سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے مغموم بیوہ کے علاوہ ۴ لڑکے اور ایک لڑکی اور ۲ پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ گولیکی میں ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے پُر کرے نیز جماعت اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(خورشید بخاری۔ گولیکی ضلع گجرات)

۲۔ خاکسار کی پھوپھی جان ۸؍ اگست ۱۹۷۸ء کو ایک حادثہ میں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ والدین کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو یہ صدمہ سہنے کی ہمت و جرأت عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(محمد دین۔ موضع قیام پور۔ ضلع شیخوپورہ)

۳۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد سلیم احمد صاحب بہاولپور مؤرخہ ۹؍ اگست ۱۹۷۸ء صبح ۴ بجے کراچی میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا جہاں نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ

آپ نے چھوٹے چھوٹے چھ بچے چھوڑے ہیں۔ آپ حکیم سردار محمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔

(رانا مبارک احمد۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ بہاولپور)

فیجی میں نکاح اور عقیقہ کی تقاریب

(۱) محترمہ نسیم بیگم بنت مکرم محمد ایوب خان صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مارو کا نکاح انسپکٹر پولیس مکرم یونس محمد خان صاحب ولد محمد ایوب صاحب آف لوٹوکہ کے ساتھ پچاس ڈالر حق مہر پر مؤرخہ ۸؍ جولائی ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب مکرم محمد حارث خان صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر خاکسار نے پڑھا جس میں ۶۰۰ احباب نے شرکت کی جن میں احمدی احباب کے علاوہ غیر مبائع، ہندو، سکھ اور عیسائی اور مقامی کاویتی احباب بھی شامل ہوئے۔ مرحوم محمد ایوب خان صاحب کے سب سے بڑے فرزند ماسٹر محمد یونس صاحب نے حاضرین کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا۔

اُسی شام کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین اور دونوں احمدی خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(۲) مؤرخہ ۳۰؍ جون ۱۹۷۸ء کو مکرم ممتاز علی صاحب مقبول بیرسٹر ایٹ لاء و نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے فرزند کی پیدائش ہوئی۔ اس خوشی میں مؤرخہ ۲۳؍ جولائی ۱۹۷۸ء کو "مسجد ناصر" لمباسہ میں بیرسٹر مقبول صاحب نے عقیقہ کی تقریب منعقد کی جس میں لمباسہ، بالودہ اور نسرو تینوں جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ خاکسار نے عقیقہ کی فلاسفی بیان کی۔ اس خوشی میں مکرم مقبول صاحب نے روزنامہ الفضل کے لئے پانچ ڈالرز (پچپن ۵۵ پاکستانی روپے) بھی دیئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود (جس کا نام نوشاد علی مقبول رکھا گیا ہے) کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین اور اقرباء کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(دین محمد شاہد ایم۔ اے امیر جماعت و مبلغ انچارج جزائر فیجی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز محمد شاہ صاحب کارکن دفتر بیت المال آمد ربوہ چند دنوں سے شدید طور پر علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد ارشد کارکن دفتر (P.S.) پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

۲۔ میں چند روز سے بیمار ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (کیپٹن ملک محمد اسحاق۔ راولپنڈی)

۳۔ خاکسار چند روز سے بیمار ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔ (نعیم احمد کھوکھر شیخوپورہ)

۴۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ بہاولپور کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ انہیں مشن ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری [illegible] بہاولپور)

۵۔ خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری از عرصہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انوار الحق حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۶۔ عرصہ تین سال سے خاکسار کی اہلیہ اعصابی کمزوری سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناصر احمد ظفر گارڈ ریلوے خانیوال ضلع ملتان)

۷۔ میرے بچے عزیزم ضیاء الحق انور کا ہرنیا کا اپریشن مؤرخہ ۱۷؍۸ کو ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے۔ احباب جماعت جلد صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالحق ننگلی "الحق" دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاثیراتِ فرقانِ مجید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب سے کہ آفتابِ صداقت ذاتِ بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آیا اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے متابعت کلامِ الٰہی اور اتباعِ رسولِ مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس قدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمائتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صاف نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظورانِ نظر احدیت ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۲۲۳ حاشیہ)

برائے توجہ جملہ اراکین انصار اللہ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسولؐ کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دُور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں ۔۔۔۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں۔"

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۹ر ستمبر کو ہوگا

اِس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے ۱۷ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک تھرڈ ڈویژن اور ۱۷ سال سے زائد عمر کے امیدوار کی دیگر صلاحیتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اُن کے داخلہ کی خصوصی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں سفارش کی جا سکتی ہے۔

ایسے احمدی طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے یا اس سے اُوپر کے درجے کا کوئی امتحان دیا ہوا ہے اور وہ اپنی زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے اور خود مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی لے کر مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق لکھی ہو۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

قائدین کرام تمام مدات میں چندہ وصول کر کے ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک ضرور بھجوا دیا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کے سلسلہ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں تو پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے۔ ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

اس نیک مقصد کے حصول کے لئے اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے لہٰذا وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماءِ اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر کو منعقد ہوگا اس سے متعلق ہدایات اور پروگرام تمام لجنات کو بھجوا دئے گئے ہیں تمام لجنات کی نمائندگی اجتماع میں لازمی ہے خواہ وہ شہری لجنات ہوں خواہ دیہاتی۔ لہٰذا پروگرام کے مطابق اجتماع کی تیاری کرائیں جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے جمع کر کے فوری طور پر بھجوانا شروع کر دیں۔

۳۔ اِس موقع پر منعقد ہونے والی لجنہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز ۳۰ ستمبر تک بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم محمد محمود اقبال صاحب ایم اے کو جو کہ خدا کے فضل سے نصرت جہاں سکیم کے تحت نصرت ہائی سکول گیمبیا (مغربی افریقہ) میں انگلش کے استاد ہیں اللہ تعالیٰ نے ۱۲-۱۳ مئی ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب کو بچی عنایت فرمائی ہے جس کا نام "نبیلہ صدف" تجویز کیا گیا ہے یہ بچی حضرت بابو غلام محمد صاحب ثانی مرحوم آف لاہور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کراچی کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی، صالح اور بااقبال زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار غلام محمد ثالث
وحدت کالونی۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴